سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۰

نور افشاں

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ - لاہور } ایڈیٹر
پادری ایچ - ای وائلی صاحب
ایمپرس روڈ - لاہور - } منیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام
منیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہیے
تمام مضامین و اشتہارات
وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف
تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ
لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۷	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۸ جولائی ۱۹۲۶ء	جلد ۵۵

تنظیم المسیح فی النظم الصحیح

گذشتہ سے پیوستہ

اے گڈرِیو آج کی شب تم ہو سب یہاں ۴۹ ملکوت آسمانی کا اب تم پہ ہے گماں
جز یوسف اور آدمیوں کا نہیں نشاں — اُن کا نہیں پتہ ہے نہ جانیں گئے کہاں
تم بے زباں ہو تو بھی ہو خاموش خوشخواں — خاموشی انتہائے ادب ہے جتا رہا ہے یاں

اے گڈریو تمہاری وہ تعریف ہے بجا ۵۰ جو معرفت یسعیاہ کے کرتا ہے خود خدا
پہچانتا ہے بیل کہ مالک ہے کون سا — صاحب کی چرنی جانتا ہے بیخبر گدھا
لیکن یہ میرے لوگ مجھے جانتے نہیں — میں جانتا ہوں اُن کو وہ پہچانتے نہیں

اے ان پڑھے گڈریو تمہارے نیک نصیب ۵۱ دیکھا تمہاری آنکھوں نے نظارہ عجیب
لشکر ملائکہ کا تمہارے ہوا قریب — چوپان نیک نے تمہیں اپنا کیا نقیب
دلوں کو نور بخشتا ہے اپنے ظہور پہ — میداں میں تم کو حضرت موسیٰ کو طور پر

پہچانے سب اولین مبشر تمہیں تو ہو ۵۲ اول خبر دی جا کے وہ مخبر تمہیں تو ہو
حضرت کے زائرین کے افسر تمہیں تو ہو — اس راہ چلنے والوں کے رہبر تمہیں تو ہو
میری کہاں سے صاحب تاخیر بن گئے — اول اس آفتاب سے تم میر بن گئے

انجم شناس مردم سیارہ بیں تھے تین ۵۳ ان کو مجوس کہتے ہیں وہ تھے منجمین
طالع ہوا جو شرق میں ایک تارا خوشتریں — دیکھا مجوسیوں نے اُسے تھے وہ دوربین
سمجھے اشارہ شہ عالم پناہ ہے — پیدا یہودیوں کا ہوا بادشاہ ہے

طفل و جوان و پیر تھے تینوں میں ایک ایک ۵۴ تھا شوق دید تینوں کے سینوں میں ایک ایک
رکھتے تھے ہدیہ نذر میں خزینوں میں ایک ایک — تھے پیر سجدہ خاک نشینوں میں ایک ایک
تارے کی رہنمائی سے راہی تھے راہ پر — ہر ہر قدم سلامی شاہی تھے راہ پر

مختار سرکار خانہ و خدام دیں خطاب ۵۵ الہام و کشف و خواب سے رویا سے کامیاب
توریت و انبیا و مزامیر کی کتاب — تفسیر و شرح متن تراجم علی الحساب
پایا ہیں یہ نہ منزل مقصد پہ جا سکے — پایا مجوسیوں نے جو کچھ یہ نہ پا سکے

راوی معتبر سے روایت ہے یوں سنی ۵۶ منزل پہ جبکہ پہنچے یہ زوار عیسوی
ایک ایک نے تو پہلے زیارت کی آپ کی — دیکھا جو جا کے طفل نے تھے طفل آپ بھی
دیکھا جوان نے تو جواں آ گئے نظر — جب پیر نے تو پیر وہاں آ گئے نظر

تھا مختلف بیان شباہت جو ہمدگر ۵۷ تینوں نے ساتھ ساتھ زیارت کی تو مگر
طفل و جوان و پیر تھے بچہ تھے مگر — تضاد اس میں متحد آئے انہیں نظر
کاہن بھی ہیں نبی بھی ہیں ہیں بادشاہ بھی — انساں بھی ہیں خدا بھی ہیں ہیں یہوواہ بھی

اب آؤ ہم سب ایک زباں اور ایک دل ۵۸ گھٹنوں کے بل ہوں اُسکی عبادت میں مشتغل
آیا ہے گو کہ دور سے تو بھی ہے متصل — ترسائیں پست حالی سے اُسکی ہوں منفعل

کرتے نہ ہم گناہ - نہ ہوتے ذلیل آپ
ذلت اُٹھا کے کرتے ہیں ہم کو جلیل آپ

۵۹ اے بادشاہزادۂ ربانی کائنات
خوش آمدید پر تری نادانی بخشش حیات
جھک جھک کے چومتے ہیں زمیں سبع سموات
زش زمیں سے عرش بریں بھی ہے آج رات
عزو وقار وقت نے اس وقت پایا ہے
چھوٹا سا دن ہے تو بھی بڑا دن کہایا ہے

۶۰ اے نور عین ذات مجسم خدا ہے تو
چاند ابر میں کہ کتم بدن میں چھپا ہے تو
چھپتا ہے نور نزیر ہوا ہو تو کیا ہے تو
ظاہر کبھی نہاں ہے کبھی برملا ہے تو
دیکھیں ہم آفتاب کو کب اتنی تاب ہے
خلاق آفتاب ہے تو وہ جناب ہے

مسٹر منت کی ایک اپیل

من آنم کہ من دانم

میرے نہایت مہربان قدردان والاشان جناب پادری غلام مسیح صاحب مد اللہ عمرہٗ دو ہفتہ سے برابر میرے حق میں دُر افشانی فرما رہے ہیں۔ یہ صرف آپ کا حُسن ظن ہے۔ ورنہ میں کیا اور میری لیاقت کیا۔ ہاں شروع سے مجھے میری خداوند یسوع کی مدح سرائی کا چسکا ہے یہ صرف اس کا فضل ہے جو ایسے نالائق بدخلائق کو قبول فرماتا ہے۔ پیارے پادری صاحب یہ کیا کم ہے۔ کہ اس نے اپنا خون بہا کر مجھے ابدی ہلاکت سے بچا لیا۔ مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ میں ان شعراء نامدار مسیحی باوقار کے مدمقابل میں رکھا جاؤں۔ جن کے نام نامی اور اسمائے گرامی آپ نے ۱۰ جون سنہ رواں کے پرچہ نور افشاں میں درج فرمائے ہیں۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ

آگے ان کے فروغ پانا
سورج کو چراغ ہے دکھانا

ہیں آپ کا بدل وجاں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے میری مختصر سوانح عمری سہارنپور مسٹری سے شروع فرما کر اب تک کی ترتیب قلم فرما دی غالباً ہر شخص کی موت کے بعد اکثر ایسا وقوع میں آتا ہے لیکن میں اس پر فخر کرتا ہوں کہ آپ نے میری اسی زندگی میں میرے حق میں وہ کچھ تحریر فرما دیا جو غالباً میرے بعد کوئی اور دوست شاید لکھنے کی تکلیف اُٹھاتا۔

اب اس انتظام کی بابت جو آنجناب نے تنظیم المسیح کو رسالہ کی صورت میں شائع ہونے کے لئے تجویز فرمایا ہے۔ اس میں میری رائے یہ ہے اگر پسند خاطر ہو کہ بجائے اس کے کہ چندہ فراہم کیا جائے یہ کیوں نہ ہو کہ کم سے کم دو ہزار جلدوں کے خریدار پیدا ہوں اور وہ جس قدر درکار چاہیں اس مقدار سے اس کی جلدیں خرید فرما کر ان کو بطور خود شائع فرمائیں۔ اس میں ہم خرما و ہم ثواب کی صورت ہے۔ آئندہ جو آپ کی رائے ہے

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

یہ جو آپ نے فرمایا کہ مسدس نمبر ۵۵۲ بندوں کا مجموعہ ہے۔ یہ بات نہیں بلکہ ۵۹۱ بندوں پر ختم ہوا ہے۔ دوسرا ایڈیشن بھیجتے وقت سہواً بقیہ حصہ رہ گیا۔ وہ آج روانہ خدمت عالی کرتا ہوں۔

اگر اس سوانح عمری کے ساتھ میری اوائل کی زندگی کا پیدائش سے خداوند میں آنے تک بھی کے ساتھ ملا دیتے تو اب تک کی سوانح عمری قریب قریب مکمل ہو جاتی۔

وہ یہ ہے کہ میں رہنے والا قصبہ کورادلی محلہ گھنراجپور ضلع مین پوری کا ہوں۔ میرے مورث اعلےٰ مرحوم منشی گھنراج داس صاحب مغل شہنشاہ اورنگ زیب کے آفس میں دیوان تھے شہنشاہ عالیجاہ کی نظر عنایت سے آپ نے اپنے نام کا محلہ آباد کیا۔ گو کہ مغل شہنشاہ نے اس آبادی کو اپنے نام پر اورنگ گڈھ موسوم فرمایا تھا مگر عوام نے اُسے گھنراجپوری کہا۔ میں ہنود میں قوم کا یستہ سکسینہ تھا۔ ۱۸۸۸ء کو جنوری بدست مرحوم پادری جارج سیل صاحب امریکن مشن پریسبٹرین چرچ فرخ آباد میں بپتسمہ پا کر اسی سال سہارنپور مسٹری بھیجا گیا۔ اسی سال میں ۳ ماہ کے واسطے نور افشاں کی ایڈیٹری بھی کی آگے آپ تحریر فرما چکے ہیں۔ کیدارناتھ منت

کلیسیا کی موجودہ مشکلات اور ان کا حل

نور افشاں کی اشاعت قریبہ میں ہم نے جناب پادری آر۔ بو۔ رفیع صاحب کا ایک نادر مضمون ہدیہ ناظرین کیا تھا۔ جو مسیحی کلیسیا کے ہر ایک فرزند کے شعل ہدایت سے کم نہ تھا۔ . . . . . .

. . . اس مضمون پر فخر قوم جناب مسٹر تہالچند صاحب نے ایک دوسرا سوال اُٹھایا ہے۔ جو بھی خواہان کلیسیا کے غور و فکر کے لائق ہے۔ ہمارے خیال میں ہر دو صاحبان نے ناظرین کو عنوان کے مضمون کی طرف متوجہ کیا ہے۔ ہر دو صاحبان نے کلیسیا کی تمام مشکلات کا خاکہ کھینچا ہے۔ اور ان کا پورا پورا حل پیش کیا ہے۔ انہوں نے ہمیں ضرورت زمانہ سے آگاہ فرمایا ہے۔ جس کے لئے ہم اُن کے شکر گزار ہیں۔ کیا اس مضمون پر زیادہ روشنی ڈال جائیگی۔

مدیر

مکرم و معظم جناب ایڈیٹر نور افشاں دام اقبالہ
آداب کے بعد روشن ہو کہ آپ کا اخبار مورخہ ۱۰ جون ۱۹۲۶ء کے مضمون کلیسیا کی موجودہ مشکلات اور ان کا حل جو جناب پادری آر۔ یو۔ رفیع صاحب کی قلم سے لکھا گیا دیکھا۔ واقعی یہ مضمون ہر ایک مسیحی بشر کے لئے۔ خاصکر خادمان دین کے لئے خاص توجہ کے لائق ہے۔ کیونکہ کلیسیا وہ کا وجود جو پاک کلام سے ظاہر ہے۔ خدا کے خاص لوگ

نور افشاں

مطبوعہ ۸ جولائی ۱۹۲۶ء

دیکھ میں دروازے پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں

نور افشاں کے کالموں میں "کلیسیا کی موجودہ مشکلات اور اُن کا حل" کے عنوان سے ایک مضمون شروع ہو چکا ہے جسکی اہمیت اور سنجیدگی کا کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ہند کی ۳۳ کروڑ آبادی میں جو ہند کے ۴۰ لاکھ مسیحیوں کی آبادی کی حیثیت ہے وہ بیان کی ہرگز محتاج نہیں ہے۔ مسیحیوں کی اسی آبادی پر لفظ کلیسیا کی دلالت ہو سکتی ہے۔ خواہ یہ ۴۰ لاکھ مسیحیوں کی آبادی کتنی ہی جماعتوں پر منقسم کر لی جائے۔ لیکن جب لفظ کلیسیا کی دلالت ہندوستانی مسیحیوں پر کی جائیگی تو اس سے وہی تمام مراد ہوگا جو مسیحیوں کا ہندوستان میں پایا جاتا ہے

جب ہم نے لفظ کلیسیا کا اپنے لئے مفہوم مقرر و معین کر لیا۔ تو پھر ہم نے اس بات کو بھی دیکھنا ہے کہ تاریخ انسانی کے واقعات خواہ وہ کتنے ہی دیرینہ کیوں نہ ہوں انسانی زندگی کی پشتوں میں بار بار وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے وقوع کا چکر ہمیشہ گردش میں رہتا ہے جو بات ایک دفعہ کسی زمانہ اور کسی انسانی خاندان میں کسی گروہ یا کسی جماعت میں وقوع پذیر ہو چکی وہ بعد کے زمانہ کے ہر ایک انسانی خاندان یا جماعت وغیرہ کی زندگی میں دہرائی جاتی ہے۔

اسی اصول کے موافق مسیحی کلیسیا کی زندگی کی ابتدا میں ایک کلیسیا نے خداوند یسوع مسیح پر ایک دفعہ اپنا دروازہ بند کیا تھا۔ بعدہ کلیسیا کی زندگی کی بعد کی پشتوں میں کلیسیا کا یہی مکروہ فعل بار بار ظہور پذیر ہوتا رہا ہے۔ ہمیں اپنے زمانہ کی کلیسیا کی حالت کو دیکھ کر اسبات کا شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ کہیں ہندوستانی کلیسیا نے خداوند یسوع مسیح پر اپنا دروازہ بند تو کر رکھا ہو ایسا شبہ کرنے کے لئے بعض قرائن کسی بابصیرت خادم کی آگاہی میں موجود ہو سکتے ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہو کہ خداوند یسوع مسیح کلیسیا کے اندر موجود نہیں ہے۔ ہندوستانی کلیسیا کی سب سے بڑی اور اُبھری ہوئی شکل یہی ہو سکتی ہے جس پر عنوان کے الفاظ صادق آتے نظر آسکتے ہیں۔

ممکن ہے کہ ہمارے بیان مافوق کا تعلق براہ راست انفرادی طور سے ہر ایک مسیحی سے نہ ہو۔ انفرادی طور سے لاکھوں میں سے ہزاروں مسیحی خداوند یسوع مسیح کے سچے دوست اور وفادار شاگرد ہوں۔ جنکی حالت خدا کے انہیں پرستاروں کی سی ہو جو ایلیاہ نبی کے زمانہ میں تھے۔ جن کا علم خدا کے سچے خادم کو نہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کا بھی امکان ہے کہ مجموعی طور سے خدا کی ہندی کلیسیا کی ایسی ہی حالت ہو جو ایلیاہ نبی کے زمانہ میں جمہور کی تھی۔ اس پر ایزبیل رانی کی مکروہات کا غلبہ ہو یہوواہ کے پرستاروں پر جور وظلم کا دور دورا ہو۔ خدا کی ہندی کلیسیا مکروہات کی طرف مائل ہو اس میں خداوند کی حضوری نہ پائی جاتی ہو۔ اس کی جملہ مجالس اور رسوم میں۔ اس کے طرزِ عمل میں خداوند کی روح کے سوا دیگر اسباب جگہ لئے بیٹھے ہوں جنہوں نے خدا کے ہندی مقدس کو چوروں کی کھوہ بنا رکھا ہو۔ اس میں اور سب کچھ موجود ہو مگر خداوند مسیح موجود نہ ہو۔ اس پر کلیسیا کے دروازے بند ہوں۔ مگر وہ دروازے پر کھڑا دستکیں دے رہا ہو۔ مگر کلیسیا دروازے نہ کھولتی ہو۔ وہ کسی پرائیویٹ کام میں مصروف ہو۔ وہ نہ چاہتی ہو کہ اس کا کام خداوند کو معلوم ہو جائے۔

جو بابصیرت خدام خدا کی ہندی کلیسیا کی مشکلات کو کھلی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ کلیسیا کی شکل مذکور پر غور فرمائیں اور سنجیدگی سے دیکھیں کہ شکل مذکورہ ہندی مسیحی کلیسیا کی دیگر جملہ مشکلات کو جننے والی ہے یا نہیں؟ اگر اس شکل کی ہستی اور موجودگی کو خدا کی ہندی کلیسیا میں حقیقی تسلیم کر لیا جائے تو پھر یہ نتیجہ اخذ کرنا دشوار نہ ہوگا کہ کلیسیا کے زر کی دوستی نے اور اُس کے علم کے غرور نے اور اُسکی محض دماغی وانفرادی مسیحیت نے خدام خدا کی تمام تقدیس کو۔ اُن کی مسیحی آزادی کو۔ اُن کی مسیحی محبت وغیرت کو۔ زر کی زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے اس وجہ سے اُن کے قول وفعل میں زمین وآسمان کے بعد وفاصلے پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ خدا کی کلیسیا کی رہنمائی کرنے کی قابلیت کو فروخت کر چکے ہیں۔ وہ کلیسیا کے آگے نہیں بلکہ کلیسیا اُن کے آگے چلتی ہے۔ اُنہوں نے کلیسیا کی روٹی کے بدلے مسیحی صداقت وآزادی ومسیحی امانت کو بیچ کھایا ہے۔ کلیسیا کے زر نے اور علمی غرور نے اور اُس کی قانونی مسیحیت نے خدام خدا کو ایسا عاجز کر رکھا ہے کہ وہ کلیسیائی انبوہ کی غلط کاریوں کی اصلاح سے عاجز ہیں۔ وہ اپنی کلیسیا کے ساتھ زمانہ کے ہمرنگ ہونے میں ساعی ہیں۔ وہ کلیسیا کو اس کے اصلی مرکز خداوند یسوع مسیح پر قائم ومستقیم کرنے سے لاچار ہیں۔

خدا نہ کرے کہ خدا کی ہندی کلیسیا اور اُس کے خدام کے حق میں یہ تمام باتیں سچی ہوں۔ ہم تو صدق دل سے خدا سے دعا کرتے ہوئے یہ گذارش کرتے ہیں کہ کاشکہ ہمارے جملہ خیالات جو اوپر مذکور ہوئے ہیں باطل ہوں۔ ان میں سے ایک بات بھی سچی نہ ہو۔ خدا کی ہندی کلیسیا کا اور اُس کے خدام کا دامن ان جملہ سیاہ داغوں سے پاک ہو جو مذکور ہوئے ہیں۔ لیکن اگر خداوند کی ہندی کلیسیا کی یہی شکل نہ ہو جسکا ذکر ہوا ہے تو پھر ہمیں کلیسیا کی کسی شکل کا ڈر اور اندیشہ بھی نہیں ہے۔ اگر خداوند یسوع مسیح ہندی کلیسیا کے

درمیان رہتا ہے۔ تو پھر اگر ہندی کلیسیا کی کشتی گہرے سمندر میں طوفان کے نرغے میں بھی آ جائے اور ہمیں غرقاب ہونا یقینی بھی معلوم ہو تو بھی ہمیں ہندی کلیسیا کی طرف سے بے فکری ہونا چاہئے۔ کیونکہ کلیسیا کا مالک اسے اور اس کے وفادار خدام کو ہرگز ڈوبنے نہ دیگا۔ ایسے حال میں ہزار مشکلات کے درمیان بھی کلیسیا اپنے وفادار خدام کے ساتھ جیتیگی اور یقیناً ہر مشکل پر فتحیاب ہوگی۔ خدا کرے کہ خداوند یسوع مسیح اپنی ہندی کلیسیا کے درمیان ہو اُس کی کلیسیا کے اس پر دروازے کھلے ہوں کہ وہ ہند کے ۳۳ کروڑ ہندو مسلمانوں اور اچھوتوں کو لیکر کلیسیا میں داخل و شامل کرنے کے قابل ہو۔ آمین

لیکن اگر عنوان کی آیت خدا کی ہندی کلیسیا پر چسپاں ہو سکتی ہو تو خدا کے وفادار خدام کا فرض اولین یہ ہے کہ وہ کلیسیا کے بند دروازوں کو کھولنے میں ساعی ہوں۔ وہ اندر سے بند کواڑوں کی نوساخت کی چٹکنیوں کو کھول دیں۔ ان کے اڑنگوں کو توڑیں اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈال کر بھی بند دروازوں کو کھلوائیں۔ ورنہ وہ سمجھ لیں کہ وہ خود غدار اور باغی ہیں۔ وہ باہر کی دستکوں کی آوازیں سُنکر ہرگز بے فکر نہ ہوں کہ آلہی مہمان کو کلیسیا کے بند دروازے باہر ہی روکے رکھینگے۔ ایسا خیال سراسر باطل ہے وہ جو باہر کھڑا کھٹکھٹاتا ہے اُسے اندر آنے سے دنیا کی تمام قوتیں ملکر روک نہیں سکتی ہیں۔ خداوند کے خادموں کا یہی تجربہ ہے کہ وہ بند دروازوں کے مکان کے اندر باہر آنے جانے کی طاقت رکھتا ہے لیکن اگر وہ خود اپنی قدرت سے کلیسیا کے بند دروازوں کے مکان کے اندر آگھسا تو غدار و بے وفا خدام کی خیر نہ ہوگی۔ جنہوں نے خداوند یسوع مسیح پر کلیسیائی دروازوں کو بند کرنے میں مدد دی ہے نہ وہ بے وفا کلیسیا کو بغیر ملامت کے چھوڑیگا۔ جس نے اپنی پہلی محبت ترک کر کے نئے دوستوں سے دوستی گانٹھی ہے۔

مسیحیت لاریب جبر و تشدد کی مانع ہے

لودیکیہ کی کلیسیا کے بند دروازوں پر خداوند یسوع مسیح کا کھٹکھٹانا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ مسیحیت رضا و رغبت کی اطاعت کی طالب ہے لیکن جہاں کلیسیا خداوند پر اپنے دروازوں کو بند کرتی ہے وہاں خداوند اس کے بند دروازوں پر دستکیں اور کھٹ کھٹاہٹیں ضرور کیا کرتا ہے اس کی یہ دستکیں گو اس کے پیار و محبت کی ضرور مظہر ہوتی ہیں۔ مگر تو بھی خُداوند کی بے وفا کلیسیا کی مرضی پر ایک حد تک جبر و تشدد کے ضرور ہمعنا ہوتی ہیں۔

بند دروازوں کی کلیسیا

خواہ کوئی ہو۔ مگر اس کی بابت عجیب معاملہ یہ ہے کہ وہ خداوند کی کلیسیا کہلاتی ہے۔ گو وہ سردی گرمی کے ہر دو اوصاف سے معرّا بتلائی گئی ہے۔ گو وہ رد کئے جانے کی نوبت کو پہنچ چکی ہے۔ مگر اس پر بھی وہ کلیسیا کہلاتی ہے۔ گو اس کے اندر خداوند کی حضوری موجود نہیں تو بھی وہ کلیسیا کہلاتی ہے پس ہندوستان میں ہماری مسیحی جماعتوں کا کلیسیا کہلانا بھی اس بات کی ضمانت نہیں ہے کہ ہندی کلیسیائیں خداوند کی حضوری اپنے اندر ضرور ہی رکھتی ہیں۔ اندیشہ ہے کہ بہت سی کلیسیاؤں کے دروازے خداوند پر بند ہوں وہ آج تک اُن کے بند دروازوں پر کھڑا کھٹکھٹاتا ہو۔

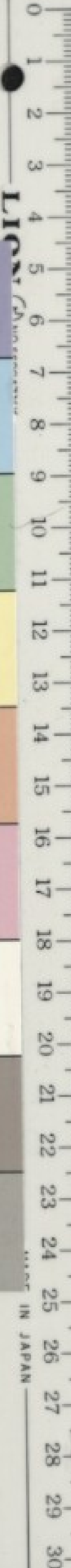
کلیسیا کے بند دروازوں کے اندر کی کیفیت

لودیکیہ کی کلیسیا کے بند دروازوں کے اندر یہ باتیں پائی گئی تھیں کہ وہ کہتی تھی کہ ”میں دولتمند ہوں“۔ ”اور بڑی مالدار بن گئی ہوں“ ”اور کسی چیز کی محتاج نہیں ہوں“۔ یہ کلیسیا لکشمی ماتا کی پجاری تھی۔ یہ دولت کے نشہ میں چور تھی۔ یہ خداوند کو نہ کچھ دینا چاہتی تھی اور نہ اس سے کچھ لینا چاہتی تھی۔ اس وجہ سے وہ خداوند سے کچھ لینے کی بھی خواہشمند نہ تھی۔ جب کسی کلیسیا میں لودیکیہ کی کلیسیا کا وصف پیدا ہو جائے تو غور و فکر کرو کہ وہاں کلیسیائی زندگی میں کس قدر مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں! اور ان مشکلات کا حل کرنا کیسا دشوار ہو جاتا ہے!

سرکاری اعلان

قصور اور کئی دیگر جگہوں سے وبائے ہیضہ کے خطرناک طور پر رونما ہونے کی اطلاعیں آچکی ہیں۔ مزنگ (لاہور) میں بھی ہیضہ پھیلا ہوا ہے ۲۰ جون سے لے کر اب تک بیس اشخاص اس مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ۱۵ مر گئے۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان لوگوں کو جو پاکپٹن کے میلہ پر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تنبیہ کی جاتی ہے کہ چونکہ قصور وغیرہ مقامات سے پاکپٹن اور صوبے کے دیگر حصوں میں بھی وبائے ہیضہ کے پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے وہ اپنے پاکپٹن جانے کے ارادے سے باز رہیں

کلکتہ ۲۹ جون۔ سلیمان مکف نامی ایک یہودی کو کلکتہ کے محکمہ تفتیش جرائم نے اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ اس نے لاہور کے ایک بیرسٹر صاحب کو ۳۶ ہزار روپیہ کا دھوکہ دیا۔ مکف کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کلکتہ اور لاہور کے کارخانہ میلن اینڈ کمپنی کا مالک ہے۔ وہ لوہے اور فولاد کا کاروبار کرتا ہے یہودی مذکور نے لاہور کے بیرسٹر صاحب سے کسی تجارت میں روپیہ لگانے کو ۳۶ ہزار روپے لئے اور کہا کہ آپ کی بھی پتی رہیگی۔ مگر بجائے اسکے کہ تجارت میں روپیہ لگاتا مکف وہ روپیہ اپنے ذاتی کام میں لے آیا معلوم ہوا کہ لاہور کا ایک بیرسٹر بھی اسی معاملہ میں ماخوذ ہے۔ مکف کو بیس ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا اور اُسکو حکم ملا ہے کہ وہ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں حاضر ہو۔　　(بندے ماترم)



بہادر ظریف

دل کیا تجھ پہ فدا اے جیر دلدار مسیح
عشقِ دنیا سے مجھے کچھ بھی سروکار نہیں (وفا)

نیا صرہ رومہ کیوقت مسیحی نہ صرف مختلف عذابوں میں مبتلا ہو کر ناگفتہ بہ ایذاؤں سے مارے گئے بلکہ اُن کی ہجو میں بُت پرستوں نے کئی کتب اور رسالے بھی تحریر کئے۔ اور ان کو کئی طرح کی تہمت و ملامت کا نشانہ بنایا۔ مثلاً اُنہوں نے لکھا کہ "مسیحی خرابیوں سے بھرپور . . . اُن کا دین ملعون و باطل . . . . اُن کے رسومات بیہودہ اور نفرت انگیز اور انسانوں سے نفرت کرنیوالے ہیں" اور کہ "وہ نئے اور بدخواہ مذہب کے پیرو ہیں۔" "وہ بتوں کی عزت نہیں کرتے" "اور نہ ان کی پرستش کرتے" ہیں وہ قیصر کو خدائی درجہ نہیں دیتے۔ اور نہ اُن کے نام کی قسم کھاتے اور نہ اُس کی مورت کے آگے خوشبو جلاتے ہیں"۔ وہ اپنی مجالس میں ایسے گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو خلاف طبیعتِ بشری ہیں اور اپنے بچوں کو مار مار کر کھاتے ہیں۔ اُن کے پاس نہ مندر ہے نہ مورت اور نہ قربانگاہ۔ وہ اپنا طریق لوگوں کی نگاہ سے مخفی رکھنا چاہتے ہیں"۔

ان مخالف مصنفین میں سے تین بڑے مشہور ہیں یعنی سلسس۔ پارفری۔ اور ہیروکلیز۔ یہ آخری شخص شہر سکندریہ کا حاکم۔ بڑا متعصب اور مشہور ہجو لکھنے والا تھا۔ قیصر ڈایوکلیشن کے ظلم عام میں جو مصر میں نہایت شدت سے جاری رہا اُس نے بڑی سرگرمی دکھائی۔ اور قیصر کا صلاح کار ہو کر اُس نے مسیحیوں کے نیست و نابود کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور برابر قیصر کو اُن کے خلاف اُبھارتا رہا۔

اس کے علاوہ کئی بت پرست مسخروں نے یہ وطیرہ اختیار کیا کہ وہ مسیحیوں کی نقلیں اتار کر بت پرستوں کو ہنسایا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی قیصر کے عہد حکومت میں جنیسیس نامی ایک مشہور نقال تھا۔ وہ مسیحیوں کا ایسا سخت دشمن اور ستانے والا تھا کہ اُس نے اپنے مسیحی رشتہ داروں کو بھی عین ایذا کے وقت ٹھٹھے اور مخول کرنے سے مستثنا نہ رکھا۔ وہ مسیحیوں کی عبادت۔ اُن کی آپس کی محبت۔ اُن کی دینی سرگرمی۔ اُن کی موت۔ اُنکی تجہیز و تکفین اور جنازہ کی نقلیں کر کرکے بت پرستوں کو خوش کیا کرتا تھا۔ ایک بار اُس نے ارادہ کیا کہ وہ پاک بپتسمہ کی نقل کرکے قیصر اور اسکے مصاحبوں کو اس مقدس رسم کی کو بہ ہنسی کرنے سے خوش کرے چنانچہ جنیسیس ایک قریب المرگ کیٹے چومن (امتاشئی دین مسیحی) بنا اور ایک دوسرے مسخرے کو خادم الدین بنایا جس نے کہ اُس پر بپتسمہ کی رسوم ادا کئے۔ وہ مسخرا جو خادم الدین بنا تھا۔ جنیسیس کے پاس آیا۔ اور اُس سے پوچھا۔ "میرے بیٹے! تو نے مجھے کیوں بلایا ہے؟" جنیسیس نے کہا۔ "میں قریب المرگ ہوں اور بپتسمہ چاہتا ہوں۔ تا کہ اپنے گناہوں کے بوجھ سے آزاد ہو جاؤں"۔ سو اُس مسخرے نے اُسے بپتسمہ دیا۔ اور پھر اُس کو (جیسا کہ کلیسیا میں دستور تھا) سفید پوشاک پہنائی۔ اس رسم کے ادا کرنے کے بعد فوراً سپاہی آپہنچے جنہوں نے جنیسیس کو گرفتار کرکے قیصر کے آگے بطور مسیحی کے حاضر کیا۔ مگر جب قیصر کے سامنے لایا گیا تو اُس نے کہا "اے قیصر! پہلے میں نے جو کچھ کیا وہ بطور نقل کے تھا۔ مگر بپتسمہ کے وقت خدا نے میری حالت بالکل بدل دی۔ اور تب سے میں سچ مچ مسیح یسوع کا بندہ ہوں۔ وہی میرا نجات دہندہ ہے"۔ ڈایوکلیشن بڑا حیران و پریشان ہوا۔ اور حکم دیا کہ اُس سے بتوں کی پرستش کرائی جائے۔ مگر جنیسیس نے کہا کہ حضور!

یسوع ابن حق کے پرستار ہو کر
بھلا بتکدہ جاکے ہم کیا کریں گے

پھر قیصر نے حکم دیا کہ وہ پیٹا جائے چنانچہ وہ بڑی بیرحمی سے ڈنڈوں کے ساتھ پیٹا گیا۔ تاہم برابر یہی کہتا رہا کہ "میں مسیحی ہوں"۔ اس کے بعد اُس کو مختلف ایذائیں دی گئیں۔ مگر وہ اپنے ایمان میں ثابت قدم رہا۔ اور برابر یہی کہتا رہا:-

مسیحا کو میں چھوڑوں مجھ سے ایسا ہو نہیں سکتا
اُسی کا ہو کے بندہ اب کسی کا ہو نہیں سکتا (دعا)

جب قیصر نے دیکھا کہ وہ اب بھی مسیح کا انکار نہیں کرتا۔ تو اس کے قتل کا حکم دیا۔ چنانچہ اُسے مقتل میں کشاں کشاں لے گئے۔ اور جب وہاں پہنچے تو اُس نے بڑی دلسوزی سے یہ دعا مانگی:-

"اے مبارک خداوند یسوع مسیح! تو جو تمام جہاں کا مالک اور سب پر حکمران ہے۔ میں دل سے تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے مجھے یہ نایاب موقع دیا کہ میں تیرے نام کے اقرار کی خاطر یہ تکالیف اُٹھاؤں یہ تمام تکالیف مجھے تجھ سے جدا نہیں کر سکتیں۔ بلکہ ان کے باعث میں تیرے نزدیک آتا ہوں مجھے زیادہ صبر اور دلیری عنایت کر۔ تاکہ میری موت تیرے جلال اور ان نادان بت پرستوں کی نجات کا باعث ہو۔ اے رحیم منجی! میں شرمندگی سے اقرار کرتا ہوں کہ میں نے اتنی مدت تک تیرے پاک نام کی تحقیر کی۔ مجھے اپنے کرم و فضل سے معاف کر۔ اور میری قربانی قبول فرما"۔ اس کے بعد اس کا سر اُس کے بدن سے جدا کیا گیا۔ اور وہ شہیدوں کی نامدار فوج میں جا شامل ہوا۔

اگرچہ درد و رنج اُس نے اٹھایا
مگر آرام دایم اُس نے پایا

پڑھنیوالے! جنیسیس کے حال سے آپ کو کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے؟

راقمہ

(مسز) اے کے خیر اللہ (اکلارک آباد)

نور افشاں کو قلمی امداد ضرور دیا کرتے رہیں

دیہاتی مسیحیوں کا اجتماع شاہدرہ میں

اگرچہ بیدینی بہت بڑھ رہی ہے۔ اچھے اچھوں کے خیالات بگڑ رہے ہیں۔ بہتوں کی محبت ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ مگر خدا کا روح بھی جابجا کام کر رہا ہے ابھی تھوڑے ہی عرصہ سے شاہدرہ کے علاقہ میں امریکن پریسبٹیرین مشن کی طرف سے کام شروع ہوا ہے۔ مگر بیداری کے آثار عجب ہیں۔ جون کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ کو دیہاتی مسیحیوں کا اجتماع شاہدرہ میں ہوا۔ مضمون تو خاص تھا:۔

دیہاتی مسیحیوں کے فرائض۔ مگر بعدہ بھی اچھے اچھے خیالات کا اظہار ہوتا رہا۔ لاہور کے پادری اے ٹھاکر داس صاحب نے بھی اتوار کی شام کو درس دیا۔ درس کس شان کا تھا۔ بس نام کافی ہے۔ مشنری صاحب اچھے غیرتمند اور جوشیلے ہیں۔ پنجابی اچھی بولنے والے۔ سنبھلنے والے۔ مگر ایک تعجب کی بات ہے کہ ان کے کارندے سب اردو بولتے ہیں۔ دعا ہندوستانی میں۔ انجیل ہندوستانی میں۔ وعظ ہندوستانی میں۔ البتہ زبور شریف چونکہ متبرک زبان پنجابی میں منظوم ہیں۔ اس لئے گائے پنجابی میں ہیں۔ یہی حال میں نے سکاچ پریسبٹیرین میں دیکھا۔ ضرور ہے کہ ہمارے کارندے سب کچھ پنجابی زبان میں کریں۔ کیونکہ ہمارا کام پنجابیوں میں ہے۔ اور ہم خود پنجابی ہیں۔ پادری سٹر کار صاحب مشنری نے سینچر کو حفظان صحت کے متعلق میجک لالٹین کے ذریعہ تصویروں کا تماشا دکھایا۔ میرے خیال میں نہایت مفید تھا۔ اس سے پیشتر لڑکیوں۔ اور اس کی استانیوں نے ایک ڈرامہ کیا۔ جس میں نرسنگ یعنے تیمارداری کا خاکہ اُڑایا۔ ایسے تماشے دیہاتیوں کے واسطے نہایت ہی مفید ہیں۔ لڑکیوں کی ہیڈ استانی مس پیٹرس نے اس کے متعلق ہندوستانی میں لکچر دیا۔ کاش کہ وہ لکچر پنجابی میں ہوتا تو ہمارے پینڈو مسیحیوں کے واسطے از حد مفید ہوتا۔ مگر امر مجبوری یہ تھا کہ مس پیٹرس رہنے والی یو۔پی کی۔ وہ ہماری متبرک زبان کو کیا جانیں۔ مضمون بہت اعلیٰ تھا۔ اتوار ۱۲ تاریخ پادری ٹھاکر داس کے درس کے بعد مسٹر سٹر کار نے خداوند یسوع کی زندگی میجک لالٹین کے ذریعہ دکھائی:۔

میں تو شاہدرہ کے مشن کا کام دیکھ کر بہت دلشاد ہوا۔ باوجودیکہ تھوڑے عرصہ سے کام کا آغاز ہے۔ مگر ترقی ایسی ہے کہ گویا برسوں سے کام ہو رہا ہے۔ لڑکیوں کا سکول اگرچہ ابتدائی حالت میں ہے۔ مگر لڑکیوں کا کام ایسا اچھا ہے کہ دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں ننھے ننھے لڑکے ان کے ہاتھ کا کام جو نمائش میں دکھایا گیا۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ پینڈو۔ جاہل بچوں کا کام ہے۔ اعلیٰ درجہ کا نفیس تو نہ تھا۔ مگر اچھا تھا۔ پھر لڑکیوں کا باغ ہر قسم کی ترکاری سبزی عمدہ قسم کی موجود۔ خربوزہ ان کے باغ کا میں نے کھایا۔ بازار کے خربوزوں سے کسی طرح کم نہ تھا۔ ہر ایک لڑکے اور لڑکی کی کھیتی الگ الگ ہے۔ یہی کام ہیں جو دیہاتیوں کیواسطے مفید ہیں۔ اگرچہ یہ سب کچھ مشنری بیڈی کی جانفشانی ہے۔ مگر مس پیٹرس کی محنت کا نتیجہ ہے جو ہمہ تن اس کام میں مصروف رہتی ہیں۔ یہ سکول قریب قریب موگا کے سکول کے طریق پر کام کر رہا ہے۔ کیوں نہیں ہمارے دیہاتی سکولوں میں ایسا کام ہوتا۔ جیسے منٹگمری والا۔ بیٹ سن آباد۔ کلارک آباد۔ نارووال۔ گوجرہ۔ ان سکولوں میں دیہاتی کاروبار۔ دیہاتی زندگی کے سامان دکھانے اور سکھانے چاہئیں۔ پڑھ پڑھ کر اب کیا کرینگے۔ اب ٹرینڈ لڑکے اور لڑکیاں مارے مارے پھرتے ہیں۔ کاشکہ ہمارے لوگوں کی آنکھیں کھلیں۔ نہیں کھولتے تو ان کی مرضی۔ کب تک آنکھ مچولی کھیلتے رہیں گے:۔

اٹھو عزیزو آنکھ مچولی کو چھوڑ دو
دیکھو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

(واعظ)

ایک متلاشی کی اچانک آمد

۱۵ جون انبالہ چھاؤنی مشن کمپونڈ میں راقم مسٹر لال من کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ مسٹر لال من کھانا پکا رہے تھے کہ اتنے میں ایک جوان دیہاتی لباس میں آموجود ہوا۔ اور پوچھنے لگا کہ کیا یہ پادری کی کوٹھی اور مکان ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ تم کس کو پوچھتے ہو۔ کیا کام ہے۔ اس نے کہا میں عیسائی ہونا چاہتا ہوں۔ اور اپنے لڑکے لڑکیوں کو سکول میں دینا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں رہتے ہو۔ اور کون ہو۔ اس نے کہا میں پاڈلو متصل شاہ آباد میں رہتا ہوں اور چمار ہوں۔ پھر میں نے کہا کیا تم نوکری چاہتے ہو اس نے کہا نہیں۔ میں تو اپنے گھر پر کام کرتا ہوں اور کسی قسم کا لالچ نہیں ہے۔ صرف اس دین میں پریم اور سچائی ہے۔ اس لئے میں اور کئی اور خاندان بھی اس مذہب میں آنا چاہتے ہیں۔ اور کہا کہ آریوں نے بہت کوشش کی اور سمجھایا کہ تم عیسائی نہ ہونا۔ بلکہ آریہ ہو جاؤ۔ اس پر ان کو کہا گیا کہ تم ہم کو آریہ بناکر روٹی اور بیٹی میں بھی شریک کروگے؟ تب خاموش ہو گئے۔ پھر میں نے اس بھائی کا نام دریافت کیا۔ اس نے کہا میرا نام کرپا۔ اور پھر اس نے پانی مانگا۔ اور اس کو ٹھنڈا پانی دیا گیا۔ اور تمباکو بھی دی گئی۔ اور اس اثنا میں بہت سی مفید باتیں اس کو بتلائیں۔ آخر میں راقم نے ایک دستی خط مفصل حال تحریر کر کے مسٹر گوہر مسیح کے واسطے دیا۔ کہ وہ اس خط کو جگادھری لیجاوے



کیونکہ اب چند دنوں سے کھرڑ میں مشن گرلس سکول پھر قایم اور جاری ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ کہ ماسٹر گوہر مسیح کے پاس پہنچا ہو گا۔ اور اگر نہ پہنچا ہو۔ تو مہربانی کر کے جگادھری کے اصحاب اس خاندان سے جا کر ضرور ملیں۔ دعا ہے کہ خدا اس خاندان کو اپنے گلہ میں لانے کے لئے انکے ایمان اور ارادے کو قایم اور مضبوط رکھے۔ آمین

راقم۔ خادم۔ ایم۔ سی نیوٹن۔ گل۔
انبالہ چھاؤنی

شادی خانہ آبادی

نہایت خوشی کی بات ہو کہ ماسٹر سوہن لعل صاحب سکول ہذا کی شادی خانہ آبادی کی رسم ۱۵ جون سنہ ۱۹۲۶ء کو پادری پی۔ ڈی پول صاحب نے ادا کی۔ حسب دستور عالم مجمع نفوس خوب تھا۔ تمام سامان جو مطلوب تھا۔ خوب تھا اور ہر دل مرغوب تھا۔ جب آپ دلہن سمیت سکول میں تشریف لائے۔ اُس وقت ہم عمروں نے خوب تمسخر آمیز کلمات سے آپکی تواضع کی۔ کیوں نہ ہو۔ موقع بھی ہے۔ دستور بھی ہے۔ جب آپ اپنے دولتخانہ پر تشریف لے گئے۔ تو کرسچن اینڈیور کے نوجوان طلبا نے خود ایک میٹنگ فراہم کی (دولھا صاحب کرسچن اینڈیور کے پریزیڈنٹ صاحب ہیں) اور اس میں یہ رزولیوشن پاس کیا کہ کرسچن اینڈیور کی طرف سے ان کو ایک پارٹی دی جائے۔ چنانچہ آئندہ سنیچر اس کار سعید کیلئے مقرر ہوا۔ چونکہ دولھا صاحب کا بھی فرض تھا۔ کہ کم از کم احاطہ والوں کو چاء پانی دے۔ اسلئے آپ بھی کرسچن اینڈیور کے طلبا کے ساتھ روپیہ دیکر شامل ہوئے۔ اور یہ ہر دو کے لئے مفید ثابت ہوا۔ جملہ اُستاد صاحبان اور طلبا نے بھی دل کھول کر چندہ دیا۔ نیز پرنسپل صاحب سکول ہذا نے بھی اُس کو شرف شمولیت بخشا۔ چنانچہ وائس پریزیڈنٹ صاحب نے ایک اُستاد کی مدد سے ایک حلوائی کو سکول کے کمپونڈ میں ہی بلایا۔ اور مٹھائی تیار کروائی۔ چونکہ دو سکول اور مشن احاطہ کے تمام مسیحی اصحاب مدعو تھے اسلئے اس کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔

چونکہ کمیٹی کی طرف سے وقت شام کے ۵ بجے کا وقت مقرر تھا۔ اس لئے تمام اصحاب وقت مقررہ پر تشریف لے آئے۔ اور رونق افروز جلسہ ہُوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد دولھا دلہن بھی رونق افروز جلسہ ہُوئے۔ آپ خوب سج دھج کر آئے۔ اور خوب آئے۔ سکول کی لڑکیوں نے خوب طرح طرح کے ہاروں سے بجائے دولھا دلہن کو لاد دیا۔ اس کے بعد مبارک بادی کا گیت لڑکے اور لڑکیوں کی طرف سے گایا گیا۔ گیت کے خاتمہ پر مسٹر جارج ڈیوڈ صاحب نے دعا کی۔ اس کے بعد گرم گرم چائے اور مٹھائی سے خوب مہمانوں کی خاطر کی گئی۔ اور دوستوں نے دولھا دلہن کو تحفہ پیش کئے۔ کافی اشیا رجو خانہ داری سے تعلق رکھتی ہیں۔ ماسٹر صاحب کی خدمت میں پیش کی گئیں۔

اِس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ بعد اس کے کچھ اصحاب بیڈمنٹن میں مشغول ہو گئے۔ اور کچھ صاحبان نے گانے بجانے کی محفل کو گرم کیا۔ آدھے گھنٹے کے بعد پھر ایک جگہ اکٹھے ہُوئے۔ لڑکے اور لڑکیوں نے خوب دلچسپ گیت سنا کر حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمایا۔ اور چند منٹ پہیلیوں میں صرف کئے۔ اس کے بعد پادری ایف۔ بی۔ لویلن صاحب کی دعا سے جلسہ برخاست ہُوا۔

اب خداوند کریم عز و جل شانہ سے یہ دعا ہے کہ وہ اس جوڑے کو یعقوب کی برکت بخشے۔ اور اپنے جلال کے لئے استعمال کرے۔ دعا ہے کہ آپ ہر وقت خوش رہیں۔ دلشاد رہیں۔ چاہے یہاں رہیں۔ چاہے حیدر آباد رہیں۔

بالا سنگھ جنڈر قصور

مسیحی انجمن تبلیغ

موجودہ زمانہ کی مذہبی جد و جہد اور دنیا و شیطان کی تمام طاقتوں کے مسیحی دین کی صداقت کے خلاف مسلح ہو کر بر سر پیکار ہونے کے گہرے مطالعہ کے بعد اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ دین عیسوی کے خلاف مخالفان مسیحیت کے آئے دن حملوں کے اثر کو زائل کرنے۔ اور حقیقی نور کو چہار اطراف ملک میں پھیلانے کے منظم صورت میں مخصوص مساعی کی جانی چاہئیں چنانچہ اس اقتضائے زمانہ کو مدنظر رکھ کر چند غیر تمند اور کریم النفس مسیحیوں نے ''مسیحی انجمن تبلیغ'' کے نام سے لاہور میں ایک انجمن بدیں غرض قایم کی ہو کہ وہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ اور ہینڈبل مفت شایع کرنے کا اہتمام کرے جن سے مسیحیت کلیسیا اور مسیح کے نام کو جلال حاصل ہو اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے مسیح کے فیاض طبع اور کریم النفس شیدائیوں سے چندہ لیکر کام کو جاری رکھے۔ چنانچہ چار دوستوں کی مالی امداد سے اس کار خیر کی بنا ڈال دی گئی۔ اور ''ہند و دہرم میں شدھی جائز نہیں ہے'' کے عنوان سے ایک ہینڈبل اردو زبان میں ۴ ہزار کی تعداد میں مطبوع کرایا ہے۔ اس کی تقسیم اور اشاعت کی یہ صورت ہوگی۔ کہ ہر مسیحی بلا امتیاز ۵۰ کی تعداد تک اِسے انجمن سے مفت منگا سکتا ہے۔ صرف پیکنگ اور محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ ہمراہ درخواست بھیجنا چاہئے۔ اگر ایسے ایک سو گرم جوش مسیحی بھی میدان عمل میں نکل آئیں۔ اور ان ہینڈبلوں کو اپنے حلقہ کے مسیحیوں میں تقسیم کرائیں تو ایک اہم

مذہبی خدمت ہو سکتی ہے - اور جن کو خدا نے دیا ہو وہ چندہ بھیجکر انجمن کے مقاصد اور مساعی کو عملی جامہ پہنانے میں مدد دے سکتے ہیں - اس صورت میں ہر ایک مسیحی بلا لحاظ اس کے کہ اُسے فرصت ہو یا - نہ ہو - اس مذہبی تبلیغ میں حصہ لے سکتا ہے اگر دوست توجہ کریں تو سال میں ضرورت اور فرصت کے مطابق ایسے متعدد ہینڈبل مختلف مضامین پر شایع ہو سکتے ہیں - انجمن کے تمام کارندے رضاکارانہ خدمت انجام دینگے - پس اس نیک کام کی کامیابی کا سارا دارومدار خدا کی مدد اور دوستوں کی مالی امداد پر ہے - اور جو صاحب چاہیں وہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر نمونہ ہینڈبل مسمّٰی "ہندو مذہب میں شدھی جائز نہیں" پتہ ذیل سے مفت منگالیں ؛

ایم - کے خان - مہاں سنگھ باغ لاہور

پرانے عہدنامہ کا نیا اردو ترجمہ بھی ختم ہو گیا۔

ناظرین کرام یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ ماہ جون ۱۹۲۷ء کے آخر میں پرانے عہدنامہ کا نیا اردو ترجمہ تمام ہو چکا ہے - ہم بائبل کی ریوائزنگ کمیٹی کو اپنے فاضل ممبرز سمیت اس اہم اور عظیم کام کی تکمیل کے لئے صدق دل سے مبارکبادی کا ہدیہ پیش کرتے ہیں - ہمیں قوی امید کہ چیف ریوائزر جناب پروفیسر ایم - اسمٰعیل صاحب ایم - اے کی محنت - اور کوشش کا یہ نتیجہ ہر اعتبار سے تسلی بخش ہوگا - ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ خدا اس عظیم الشان کام پر اپنی برکت نازل فرمائے - آمین

ناظرین کو پتہ لگ چکا ہے کہ کچھ سنگھ راولپنڈی جیل سے مشروط طور پر رہا کر دئے گئے ہیں اور کچھ اور بھی رہا کئے جانے والے ہیں - معتبر ذریعہ سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دو دو چار چار کر کے سب سنگھ رہا کر دئے جائیں گے ؛

(بندے ماترم)

بچوں کی مجلس

ٹکٹ دکھاؤ

(کتابی صورت میں لانا ممنوع ہے)

ایک دن میں نے ٹکٹ خریدا - یہ ٹکٹ کسی سینما ہال یا تماشہ کا نہ تھا - بلکہ معمولی ریل کا ٹکٹ تھا - اس سے پہلے میں نے بہت سے ٹکٹ خریدے - مگر کبھی ان کی نسبت زیادہ نہ سوچا تھا - حالانکہ یہ بھی بالکل دوسرے ٹکٹوں ہی کی طرح کا تھا - میں نے اس کی نسبت سوچنا شروع کیا - اور سوچتے سوچتے بہت سی حیران اور بہت سی پریشان کرنیوالی باتیں معلوم ہوئیں - میں نے ٹکٹوں کی کھڑکی پر پیسوں کا ڈھیر لگایا تھا - مگر اس کے بدلے میں موٹے کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا جس پر چند لفظ لکھے ہوئے تھے حاصل کیا - یہ سچ ہے کہ میں نے اُسے ایک عام بات سمجھ کر لے لیا - اور جیب میں ڈال کر سفر کے لئے تیار ہوا - پھر جب ایک سرکاری آدمی آیا - اور اُس نے کہا "ٹکٹ دکھاؤ" تو میں حیران ہوا - کہ میں نے پیسے دیکر جو ٹکٹ خریدا ہے - اس کو اس سے کیا واسطہ ہے؟ میں گاڑی میں ایک جگہ بیٹھ گیا - اور ان عجیب باتوں کی نسبت سوچنے لگا - اور یہ معلوم کیا کہ اس ٹکٹ پر منزل مقصود یعنی اس جگہ کا جہاں میں نے جانا ہے نام لکھا ہوا ہے - اس کاغذ کے ٹکڑے پر اس جگہ کا نام سیاہ حرفوں میں تھا - اگرچہ راستہ میں اور بھی بہت سے سٹیشن تھے - مگر جس سٹیشن پر میں نے جانا تھا - وہ ایک اور صرف ایک ہی تھا اور اس سے آگے ایک قدم بھی نہیں جانا تھا - گو منزل مقصود پر پہونچنے میں کتنا ہی لمبا وقت لگے - تو بھی جہاں ہم نے جانا ہوتا ہے - اُس کا جان لینا کیا ہی اچھی بات ہے "جب تم بڑے ہو گے تو کیا کرو گے؟" "تم کیا بننے کی خواہش کرتے ہو؟" یہ اس قسم کے سوال ہیں - جو اکثر پوچھے جاتے ہیں - اور ان کا صرف یہی ایک جواب دیا جاتا ہے - کہ "مجھے پتہ نہیں - کیونکہ ابھی میں نے کسی بات کا فیصلہ نہیں کیا" - جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ گو ہمارے دوستوں نے سفر کرنا شروع کر دیا ہے - تو بھی وہ منزل مقصود سے ناواقف ہیں - ہم سب لڑکوں اور لڑکیوں کو جاننا چاہئے کہ اُس سفر میں جسے ہم زندگی کہتے ہیں - ہم نے کہاں پہنچنا ہے - "ٹکٹ دکھاؤ" یہ تو سوچو کہ ٹکٹ کے بغیر سفر کرنا کیا ہوتا ہے - بس ٹکٹ دکھاؤ

ٹکٹ تبدیل نہیں ہو سکتے

میں یہ لفظ بھی ٹکٹ پر چھپے ہوئے دیکھے - پس میں کسی دوسرے آدمی کا ٹکٹ استعمال نہیں کر سکتا - صرف اپنا ہی ٹکٹ میرے کام آئے گا ٹکٹ شخصی چیز ہوتے ہیں - کیونکہ ہمیں اس سے کچھ واسطہ نہیں ہوتا - کہ دوسرے لوگ کہاں جا رہے ہیں اور کیوں - ہمیں صرف اپنے ہی سفر اور ٹکٹ سے واسطہ ہوتا ہے - لڑکے اور لڑکیاں دونوں کس قدر خوش ہوتے ہیں - جب وہ اپنے ٹکٹ خرید لیتے اور کہتے ہیں کہ "یہ ہمارا ہے" وہ لوگ جو دوسروں کے ٹکٹ پر سفر کرتے ہیں اکثر بہت ہی جلد پکڑے جاتے ہیں - یہی حال اُن لڑکوں کا ہے جو دوسروں کے ٹکٹ استعمال کرتے ہیں - علم کی سڑک پر بہت بڑے مسافر ہونے کا بہانہ کرتے ہیں - اور یہ ان لڑکیوں کا حال ہے جو اس لیاقت کی مالک ہونے کا فریب کرتی ہیں جو درحقیقت اُن کی بالکل نہیں ہوتی - ہر ایک لڑکے اور ہر ایک لڑکی کو اس زندگی کے شاہراہ پر اپنے ہی ٹکٹ کے ساتھ سفر کرنا چاہئے کسی دوسرے کا ٹکٹ منظور نہیں ہوتا ؛

ٹکٹ دکھانے پڑتے ہیں

افسر آتے اور ٹکٹ دیکھتے ہیں - اور سب سے کہتے ہیں کہ ٹکٹ دکھاؤ - جب مجھ سے ٹکٹ مانگا

گیا۔ تو میں خوش ہُوا۔ کہ میرے پاس ٹکٹ تھا اور سچ مچ وہ اسی موقعہ کے لئے ہی تھا۔ اس ثبوت میں کہ ہم سچے مسافر ہیں۔ کئی بار ہمیں ٹکٹ دکھانے پڑتے ہیں۔ اور ہر روز کوئی نہ کوئی شخص ہمارے ٹکٹوں کی پڑتال کرتا رہتا ہے۔ ہمارے دوست ان ٹکٹوں کو پڑھتے ہیں۔ اور ہمارے کاموں کو جانتے ہیں کہ ہم کہاں جارہے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک جو یسوع کے ساتھ اپنے لمبے سفر پر جارہا ہے زندگی کا کوئی نہ کوئی کام انجام دیتا ہے۔ گھر پر اور سکول میں ہمارا ٹکٹ دیکھا جاتا ہے۔ اور بازار میں بھی۔ اور ہر جگہ یہی حال ہے گویا کہ ہمارے چہروں پر ہی ہماری منزل مقصود کا نام لکھا ہُوا ہے۔ اُس بڑے بادشاہ (یعنی خدا) کے شہر کو جانیوالی سڑک پر ہزاروں لاکھوں مسافر جارہے ہیں اور ہمارے ٹکٹ دکھانے سے اُنکی مدد ہوگی۔ جو لڑکا جھوٹ بولنے سے انکار کردیتا ہے۔ یا بُرا کام نہیں کرتا۔ اور وہ لڑکی جو دوسروں کے سامنے مسیح سے اپنی محبت کا اظہار کرنے سے نہیں شرماتی یہی وہ باتیں ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے پاس ٹکٹ ہیں ؛

ایک شخص تھا جس کی کہانی انجیل لوقا کے پندرہویں باب میں درج ہے۔ وہ سفر کو گیا لیکن اس کے پاس ٹکٹ نہ تھا۔ اسے واپس آنا پڑا اور نئے سرے سے جانا پڑا۔ مگر اس سے اسکو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ اے لڑکو اور لڑکیو اپنے اپنے ٹکٹ لو۔ اور غور سے دیکھ لو کہ ان سب پر اس کا نام صفائی سے لکھا ہُوا ہو۔ جس کے تم ہو۔ اور جس کی خدمت کرتے ہو۔ یعنی مسیح کا نام ؛

(خان)

بمبئی آنریبل مسٹر کے۔ ایم۔ جاداری نے جنہیں ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا ہے یکم جولائی سے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

(رنبدے ماترم)

مرحوم پادری اور پروفیسر بی۔ بی۔ آئے

ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر لکھتے ہیں کہ جناب پادری پروفیسر بی بی رائے صاحب آج اِس جہانِ فانی سے دار البقا کو سدھار گئے۔ آپ کا انتقال میو ہاسپٹل میں ہُوا ہے۔ سنا ہے کہ آپ درد گردہ کی تکلیف کے معالجہ کے لئے سہارنپور سے یہاں تشریف لائے تھے۔ شائد اس تکلیف میں آپ کا انتقال ہوگیا۔ آج شام کے ۵½ بجے نولکھا چرچ میں نماز جنازہ شروع ہوئی۔ پادری ولیم پیرٹلیس پروفیسر ویلیٹی پادری اے۔ ٹھاکر داس۔ پادری۔ آسا تھدر اسے اور۔ پادری سرکلر صاحبان نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور مرحوم پادری بی۔ بی۔ رائے صاحب کی زندگی پر۔ اور اُن کی خدمت اور کام پر کافی روشنی ڈالی۔ اُس کے بعد جنازہ اُٹھایا گیا اور مسیحی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آنے والے اتوار کی صبح کی عبادت مرحوم پادری بی۔ بی۔ رائے صاحب کی یادگاری کی عبادت ہوگی۔

خبریں

چند روز ہوئے کہ۔ لاہور سنٹرل جیل سے ۶ قیدی بھاگ گئے تھے . . . . جن میں سے تین قیدی گرفتار ہوگئے۔ ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت سنٹرل جیل میں لالہ سکھانند مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوئی۔ مجسٹریٹ صاحب نے ہرسہ قیدیوں کو دو دو سال قید کی سزا دی۔

(رنبدے ماترم)

۲ جولائی کی صبح کو ہندو ہیرلڈ کے ایک نامہ نگار نے مولانا حسرت موہانی کے ساتھ جو خدام الحرمین کے ایک جلسہ کے سلسلہ میں لاہور آئے ہوئے ہیں۔ ملاقات کی۔

فرقہ پسندی کی اصل وجہ

جس کے دوران میں مولانا نے کہا کہ فرقہ پسندی کی اصلی وجہ کانگریس کا سوراجیہ کے متعلق ناقص آدرش ہے۔ مسلمان ایک طرف گورنمنٹ کی۔ اور دوسری طرف ہندو اکثریت کی غلامی نہیں کرنا چاہتے ؛

ہندو اکثریت کی غلامی سے بچنے کے لئے وہ فرقہ وارانہ نیابت اور فرقہ وارانہ طاقت کی غرض لیتے ہیں۔ اگر یہ تیسرا عنصر نکال دیا جائے تو مسلمانو کا صرف ہندوؤں کے ساتھ معاملہ رہ جائیگا۔ اور وہ آپس ہی میں فیصلہ کرینگے۔

(رر)

ناگپور۔ ۳ جولائی۔ مہاتما گاندھی کی چٹھی کو مدنظر رکھتے ہوئے ناگپور نگر کانگریس کمیٹی نے اپنے ایک ضروری اجلاس میں جو کل رات منعقد ہُوا۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ ناگپور میں قانون اسلحہ کے متعلق ستیہ آگرہ دیگر صوبجات کے لوگوں کی رائے معلوم کرنے کے لئے ایک ماہ کے واسطے بند کیا جائے۔

(رر)

بمبئی۔ ۴ جولائی۔ راؤ بہادر۔ آر۔ آر۔ کالے ممبر لیجسلیٹو کونسل بمبئی لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس میں دہلی مسلم تجاویز کی تائید کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس ریزولیوشن میں جسے کہا جاتا ہے کہ صاحب صدر نے منظور کرلیا ہے۔ بشرطیکہ حلقہ جات انتخاب اور نشستوں کی تخصیص اور صوبجات کی از سر نو تقسیم کی۔ جن میں اگر ضرورت ہو تو سندھ کی علیحدگی بھی شامل ہے۔ حمایت کی گئی۔

(رر)

بنارسی داس ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کو سکول کے احاطہ میں داخل نہ ہونے کا حکم ملا ہے انبالہ میں اس کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں سُنا گیا ہے۔ اس معاملہ کی باقاعدہ تحقیقات کرینگے۔

(رر)

دینا نگر ۳ جولائی - دینا نگر ضلع گورداسپور میں بڑی سنسنی پھیلی اس خبر پر کہ ایک شیر فروش کی دکان سے ایک درجن آدمیوں نے دودھ پیا اور وہ سب کے سب بیمار ہو گئے - شیر فروش نے دریافت کرنے پر کہا کہ فلاں گوالے کے ہاں سے دودھ آیا ہے - دوسرے آدمی بھی جنہوں نے اس گوالے سے لیکر دودھ پیا تھا بیمار پائے گئے - پولیس ان لوگوں کے مکانات پر گئی - اور ڈاکٹر بلائے گئے - چار بیماروں کی حالت بہت نازک ہے - اس لئے مجسٹریٹ نے ان کے بیانات قلمبند کئے ہیں - وہ چاروں مریض دم بدم تے کر رہے تھے - اور خون کے دست آ رہے تھے - وہ بیہوش تھے - اور برف سر پر رکھکر انہیں ہوش میں لایا گیا - شام کو پانچ بجے سول سرجن اور ہیلتھ آفیسر گورداسپور سے آئے شک کیا جاتا ہے کہ دودھ میں سنکھیا ملا ہوا تھا ابھی تک کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا - لیکن ایک کی حالت نازک ہے - کوئی گرفتاری ہنوز عمل میں نہیں آئی -

(بندے ماترم)

بمبئی - یکم جولائی - ایمپرر ایڈورڈ مل کے دیوالیہ قرار دیئے جانے کے بعد جب ہائی کورٹ میں لکوڈیٹر کا تقرر ہو رہا تھا - تو کارخانہ مذکور کے بہت سے مزدور ہائیکورٹ کے سامنے جمع ہو گئے - اور شکایت کی کہ انہیں گذشتہ دو ماہ کی تنخواہیں نہیں ملیں - اور نہ ہی ان کے پاس کوئی کام ہے - جب انہیں یقین دلایا گیا کہ ان کی تنخواہیں عنقریب مل جائینگی تو وہ واپس لوٹ گئے -

(۱۱)

برلن یکم جولائی - برلن پارلیمنٹ کا اجلاس آج میدان جنگ میں تبدیل ہو گیا - ایک طرف نیشنلسٹ ممبر تھے - اور دوسری طرف سوشلسٹ اور کیمونسٹ مرکزی پارٹی اور ڈیموکریٹ پارٹی کے لوگ بھی بیچ بچاؤ نہ کرا سکے - فریقین سے کئی آدمی زخمی ہوئے - لڑائی ایک سوال پر ہوئی جو سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے ایک نیشنلسٹ سوسائٹی پر انتہا پسند پارٹی مذکور کا ایک ممبر ہلاک ہوا -

(ریٹر)

ہر ایک مسیحی مناد و اُستاد و مبشر
کے لئے نادر کتابیں

(۱) ہماری بائبل اور مُسلم علماء - ضخامت ۲۰۰ کل قیمت ایک روپیہ محصولڈاک ذمہ خریدار -

(۲) اثبات صلیب بجواب احمدیت کی کسر صلیب } ضخامت ۲۰۰ کل قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار -

یہ ہر دو کتب مقبول عام ہو چکی ہیں - نمبر اول سہارنپور علم الٰہی کے مدرسہ میں کورس مقرر ہو چکی ہے - اور نمبر دوم کے کورس مقرر ہونے کی امید ہے ہر دو کتب کو مسیحی علماء نے نہایت پسند کیا ہے جنکی تعریف و توصیف میں درجنوں رائے ہمارے پاس موجود ہیں - کتابیں ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہیں - جلد منگوائیں ورنہ افسوس کرنا پڑیگا -

کتب مذکورہ کے شائقین پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے طلب فرمائیں -

پادری غلام مسیح صاحب ایڈیٹر نور افشاں لاہور

ضرورت

۲/۲

شہر حصار کے زنانہ سول ہسپتال میں ایک ایسی ڈسپنسر کی ضرورت ہے - جو لیڈی ڈاکٹر کی اسسٹنٹ ہو کر ڈسپنسر کے کام کرنے کی قابلیت رکھتی ہو - مسیحی خاتون کو ترجیح دی جائیگی - درخواست معہ نقول اسناد بپتہ مفصلہ ذیل پر روانہ کرنا چاہئے تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی - درخواست کرتے وقت عمر بھی تحریر کرنا چاہئے -

المشتہر

لیڈی ڈاکٹر انچارج زنانہ سول ہسپتال حصار

اشتہار کتب

ینابیع الاسلام - پادری سینٹ کلیر ٹسڈل صاحب کی فارسی کتاب کا ترجمہ جس میں مسٹر اکبر مسیح مرحوم نے بہت سے مفید حواشی و مطالب زیادہ کئے - اس سے پتہ لگتا ہے - کہ اسلام کی تعلیم یہودی مسیحی اور اُس وقت کے دیگر مذاہب میں پائی جاتی تھی - صفحہ ۲۲۴ - ۱۲؍

الہام - از پادری ڈبلیو ایچ - ٹی - گیرڈنر صاحب اس میں بتایا ہے - کہ گو مسلمان اور مسیحی دونوں الہام کے قائل ہیں مگر مسیحی تصور الہام کے مقابل الہام کا اسلامی تصور ناقص ہے - صفحہ ۵۲ - ۲؍

اپولو - افریقہ کے بادنوں کے جنگلوں میں خداوند یسوع مسیح کے مبشر کے عجیب و غریب حالات معہ تصاویر صفحہ ۴۲ - ۴؍

اثنا عشریہ - شیعوں کے بارہ اماموں کے سُنی مسلمانوں کے ہاتھوں تصدیعہ پانے اور مارے جانے کے واقعات - صفحہ ۹۶ - ۲؍

آیت الرجم - زانی کو پتھر سے مار دینے کی سزا قرآن میں کہاں سے آئی اور آنحضرت کے وقت اس کی صورت کیا تھی - یہ آیت توراۃ سے ماخوذ ہے -

حضرت محمد اور کتاب مقدس - اس دعویٰ کی تحقیق کہ کیا توراۃ و انجیل میں آنحضرت کے متعلق پیش خبری پائی جاتی ہے یا نہیں؟ صفحہ ۳۲ - ۱؍

انسان کامل - یا مظہر خدا - پادری سلطان محمد خاں صاحب کا مقبول عام رسالہ - جس میں آپ نے ثابت کیا ہے کہ اسلامی تعلیم اور اصول کی رو سے سوائے مسیح کے اور کوئی انسان کامل نہیں - آنحضرت اور مسیح کا مقابلہ بھی کیا ہے - صفحہ ۱۲ - قیمت ۹ پائی -

المشتہر

سکرٹری پنجاب بک سوسائٹی - انارکلی لاہور

مقدس قوم - خدا کا خاندان - بادشاہی خاندان کا فرقہ - دنیا کا نور یعنے خدا کے فرزند مسیح کے آسمان کی بادشاہت کے وارث پس ان کا شخصی چال چلن اور اُنکی بہتری اور بہبودی اور خدا کے جلال کے لائق ہونا ضروری ہے - اور مسیحی دین کی ترقی اور گمگشتہ فرزندوں کی نجات - کلیسیا کی عملی زندگی پر ہی موقوف ہے - پس جو حوالہ اعمال ۴ باب ۳۲ آیت کا جناب پادری صاحب نے اپنے مضمون میں درج کیا ہے - اس پر غور کرنے سے ظاہر ہے کہ مسیح کی روح کی خاصیت ہی یہی ہے کہ ان میں یگانگت پیدا ہو - گو بدن جدا جدا تھے - اور انسانی روح بھی جدا جدا مگر مسیح کی ایک ہی روح سب میں بڑی کثرت سے آگئی تھی - اعمال ۲: ۵ اسی سبب سے پوری یگانگت سب میں ظاہر ہوئی - متفرق ممالک - متفرق اقوام - متفرق خیالات کے لوگوں میں جن کے درمیان مدت سے جدائی تھی - روح پاک کے آنے سے سب تفرقے دُور ہو گئے - اور پوری پوری یگانگت آگئی - مسیحی دین سب قسم کی جدائیوں کو دور کرتا ہے - اور سب کو ایک خاندان بتاتا ہے - جیسا کہ کلام میں لکھا ہے - وہاں نہ یہودی نہ یونانی نہ بربری نہ اسکوتی نہ غلام نہ آزاد - مسیح سب کچھ سب میں ہے - جس قدر مسیح کی روح آدمی میں ہوتی ہے - اسی قدر یگانگت اس کے اندر کام کرتی ہے - جناب پادری صاحب نے اپنے مضمون میں تحریر فرمایا ہے - مقامی کلیسیاؤں کی بڑھتی ہوئی تعداد کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے یہ سچ ہے کہ کلیسیا کی تعداد دن بدن ترقی پر ہے - مگر روحانی حالت مسیح کی روح کے بغیر پیدا نہیں ہوتی - اور جو کام مسیح کی روح کے بغیر حکمت عملی اور کیسی ہی پالیسی میں کیا جاوے خواہ اس میں ظاہری ترقی کیسی ہی دلچسپ ہو جاوے - خداوند کی نظر میں گندی اور گھنونی ہوگی - اور نہ روحانی طور پر دوسروں کے لئے برکت کا باعث ہوگی - ہم دیکھتے ہیں کہ ظاہراً خاندان اور سفید [illegible] نام کے [illegible] اور بہت اچھے ہیں - ظاہراً وہ مسیحی کہلائے اور جائداد بھی مگر اندرونی حالت میں مسیحی زندگی نہ ہونے سے اُن کو کچھ فائدہ نہ پہنچا - بلکہ اُلٹا نقصان - ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ کہا - بلکہ خوشی سے اپنا سب کچھ بیچ کر خداوند کے جلال کے لئے مصیبت زدوں کی حاجتوں کو رفع کرتے تھے - مگر موجودہ کلیسیاؤں کے لوگ بڑی تکرار سے خداوند کی خدمت کے لئے چندہ دیتے ہیں - اور بہت تھوڑی رقم دیکر بڑا احسان جتاتے ہیں - اور چندہ کے عوض اپنی دنیاوی تکلیفات میں مشنریوں سے مدد مانگتے ہیں - اور ہزارہا قسم کے طعنے اور الزام لگاتے ہیں - اور خادمانِ مسیحی بھی ہزارہا قسم کے رنگ بدل بدل کر اُن سے چندہ جمع کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ظاہراً اُن کے کام کی تعریف ہو - اور دیہاتی کلیسیاؤں کے ناخواندہ لوگوں پر مسیحی زندگی کا اثر بہت ہی کم نظر آتا ہے - وہ خوب سمجھتے ہیں کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور - جیسا جناب پادری صاحب نے فرمایا کہ کلیسیا کی تمدنی اور اخلاقی حالت سب کچھ اصلاح کے قابل ہے - واقعی اب ضرورت اس بات کی ہے کہ مسیحی خادم اُن کو حقیقی مسیحی بنانے کی کوشش کریں اور تن من دھن سے کوشش کریں کہ خدا باپ ان کو اپنا روح پاک عطا فرماوے تاکہ حقیقی برکت کو حاصل کر کے کلیسیا کی ترقی کا باعث ہوں - اس وقت نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مشن کے موجودہ روپیہ ص۱ کو چھوڑ کر روح پاک اور دانائی سے بھرے ہوئے خادمان دین پیدا ہوں تاکہ خدا کی کلیسیا خداوند کی رفاقت میں رہنا اپنا فرض سمجھے - اس وقت ہندو مسلمان اپنے اپنے مذہب کی اشاعت میں سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں - بلکہ بالمیکی سبھا کے لیڈر بھی چوہڑوں میں اور دیہاتی مسیحیوں میں چکر لگا رہے ہیں - اور ناخواندہ بھولے بھالے لوگوں کو فریب دے کر دین حق سے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تقاضا زیادہ ہے کہ خادمان روح پاک سے ملبس ہو کر پاک خدمت کو ہر طرح کی کاہلی دور کر کے بیدار ہو کر کلیسیا میں کام کریں - اور جس قدر وقت اور پیسہ اور اور کاموں میں خرچ کرتے ہیں - وہ کلیسیا کی روحانی بہتری کے لئے خرچ کیا جاوے - اور جو جو وسائل کلیسیا کو مسیحی پہچان اور رفاقت حاصل کرنے میں ضروری ہیں بہم پہنچانے کی کوشش کی جاوے - خاصکر دیہاتی کلیسیا کے مسیحی بچوں کی تعلیم کی فکر خادمانِ مسیح کے دل میں ہو - کیونکہ اب تک دیہاتی کلیسیا کے بہت لوگ بپتسمہ اور پاک رفاقت کی تعلیم سے بھی ناواقف ہیں -

نہال چند مسیحی واعظ -

کانپور - ۳۰ جون محرم کے متعلق انتظامات کے سلسلہ میں مسٹر منرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج مندرجہ ذیل احکام جاری کئے ہیں - ہرگاہ محرم کے دنوں میں ہندوؤں کے مذہبی اور براتوں وغیرہ کے جلوسوں کے نکالے جانیکی توقع ہے - اور خطرہ ہے کہ نقض امن واقع نہ ہو جائے - لہذا زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم دیا جاتا ہے کہ یکم جولائی سے لیکر ۱۵ دن تک کوئی شخص کانپور میونسپل کمیٹی کی حدود - ریل - بازار - چھوٹی بی بی کا احاطہ - پریڈ اور چھاؤنی میں تین فٹ سے لمبی اور تین انچ سے موٹی چھڑی یا لاٹھی - یا اور کسی طرح کا نقلی - یا اصلی ہتھیار لیکر عام گذرگاہ پر نہ نکلے - محرم کے جلوس کے ساتھ جو علم - جھنڈا - اور نشان نکالے جاتے ہیں - نیز ان کھلاڑیوں کے اسلحہ جات جو محرم میں جلوس نکالتے ہیں - اس حکم سے مستثنٰے ہیں - سٹی پولیس شادیوں وغیرہ کے موقعوں پر جلوسوں کے لئے راستہ اور وقت مقرر کرنے کے لئے مضطرب ہے - اُمید کی جاتی ہے کہ بقرعید کی طرح محرم بھی امن سے گذر جائیگا ⁂

(بندے ماترم)

ص۱ - ہم کو جناب نہال چند صاحب کے ساتھ اس معاملہ میں ہرگز اتفاق نہیں ہے - مدیر

پنجاب کی سمال ٹاؤن کمیٹیاں

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

پنجاب سمال ٹاؤن ایکٹ مجریہ ۱۹۲۱ء ۱۹۲۳ء میں عملدرآمد شروع ہوا۔ اس ایکٹ کا مقصد پنجاب کے چھوٹے قصبات میں ایک ایسے نظام کا مہیا کرنا ہے۔ جو پنجاب میونسپل ایکٹ مجریہ ۱۹۱۱ء کے تجویز کردہ نظام کی نسبت بہت سادہ ہو۔ ۲۶-۱۹۲۵ء میں ۹ قصبے سمال ٹاؤن قرار دیئے گئے۔ دو قصبوں کی یہ حیثیت چھینی گئی۔ مؤخرالذکر میں سے ایک کی صورت تو یہ تھی کہ ٹاؤن کمیٹی نے فرائض منصبی ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری صورت میں کمیٹی کی ممبری کے لئے کوئی امیدوار کھڑا نہ ہوا۔ موجودہ چھوٹے قصبات میں وسعت اہمیت اور مادی ترقی کے لحاظ سے بہت کچھ اختلاف ہے۔ ان میں سے بعض چھوٹے قصبات میں مقامی حکومت خود اختیاری کے لوازمات کو داخل کر دیا گیا ہے۔ دوسرے قصبات خورد کے متعلق جو پہلے ہی نوٹیفائڈ ایریا قرار دیئے جا چکے ہیں۔ یہ تغیر ہوا ہے کہ اُن کے نظام ترکیبی میں نامزدگی کے بجائے نمائندوں کے انتخاب کا اصول شامل کیا جائے۔ کمشنر صاحب ڈویژن راولپنڈی نے سمال ٹاؤنز کے متعلق رائے ظاہر کرتے ہوئے ان کی حیثیت کو مجملاً یوں بیان کیا کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ سمال ٹاؤن ایکٹ کے عملدرآمد کا اعلےٰ معیار حاصل نہیں ہوا۔ تاہم اکو کوئی ایسی ناکامی بھی نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ امید ہے کہ جیسے تجربہ بڑھتا جائیگا لوگوں میں حقیقی مفاد عامہ کا جوش پھیلیگا۔ ویسے ہی سمال ٹاؤنز بھی ترقی کرتے جائینگے اس وقت تک روپے کی فراہمی میں جو مشکلات در پیش آئیں۔ وہی ترقی کے سدراہ ہیں۔ لوگ بڑی خوشی سے ممبری کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اکثر یہ خواہش ٹیکس لگانے کے وقت تک معدوم ہو جاتی ہیں۔ اور اگر ٹیکس لگا بھی دیئے جائیں تو کمیٹیاں اُن کے وصول کرنے میں بہت تساہل سے کام لیتی ہیں۔ ابھی تک ۲ کمیٹیوں میں ٹیکس بالکل ہی نہیں لگائے گئے۔ یہ صورت حالات دو وجہ سے تبلائی جاتی ہے۔ اول تو غیر ہر دلعزیز ہو جانے کا خوف۔ دوسرے لوگ اس حقیقت کے سمجھنے سے محروم رہتے ہیں۔ کہ مقامی اخراجات کے معقول ہونے سے کتنے بڑے فائدے اُٹھائے جا سکتے ہیں۔ لیکن جہاں کہیں یہ دونوں اسباب موجود ہوں۔ وہاں سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا۔ کہ چھوٹے سے پیمانے پر کام شروع کرکے اُس کو ترقی دینے کی خواہش پیدا کی جائے ٹیکس لگانے کے علاوہ جو واقعی لوگوں کیلئے ناگوار ہوگا۔ کرائے اور لائسنس کی فیس کے ذریعہ سے بھی آمدنی کو بہت کافی ترقی دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ دوران سال میں صرف کرایہ کی آمد تقریباً ۲ لاکھ روپیہ تھی۔

جب کمیٹیوں کی آمدنی بکفایت نہیں ہوتی ہو تو وہ موجودہ سرمایہ سے محض چند ضروریات ہی مہیا کر سکتی ہیں۔ مثلاً چوکیداری اور گلیوں میں روشنی کا انتظام حفظان صحت۔ آبرسانی طبی امداد اور تعلیم وغیرہ ایسی ضروریات ہیں جو موجودہ توجہ سے زیادہ کی مستحق ہیں۔ بیشک سردست سمال ٹاؤن کمیٹیاں اپنے موجودہ تعمیری پروگرام کو زیادہ وسیع نہیں کر سکتیں تاہم ان کو چاہئے کہ صحت افزا قواعد اختیار کریں۔ اور مضرت رساں عناصر کا انسداد کرکے اچھے حالات پیدا کریں۔ صرف چند مقامات میں کچھ ترقی نظر آتی ہے۔ ورنہ باقی سب جگہ کمیٹیوں کے تغافل کے باعث بہت بدرونقی ہو۔ اکثر قصبوں میں ان قواعد وقوانین سے ناواقفیت ہے۔ جن کے ذریعہ سے انتظام ہوتا ہے۔ بدنامی کا خوف انتظامی طریقوں میں ناتجربہ کاری۔ اور ادنےٰ درجہ کی قابلیت کا عملہ۔ یہ سب ایسے امور ہیں جن کے باعث کمیٹیاں اپنے فرائض منصبی انجام دینے میں بہت دقت محسوس کرتی ہیں۔ لیکن چند کمیٹیاں ایسی بھی ہیں جو اس تاریک منظر میں روشنی کی راہ بھی دکھاتی ہیں۔ ان میں قابل ذکر حسب ذیل ہیں۔ کھنہ (ضلع لودھیانہ) متراںوالی (ضلع سیالکوٹ) بھلوال اور شاہ پور شہر (ضلع شاہ پور) چکوال (ضلع جہلم) یہ امر اطمینان بخش ہے کہ ضلع لائلپور کی سمال ٹاؤن کمیٹیوں کو اپنی ذمہ داری کا خوب خیال ہے۔ اور وہ اپنے معاملات کو بطریق احسن انجام دے رہی ہیں۔

بوئنگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکین خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اور چار خواتین اُس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات ؏ ماہوار فی طالبعلم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بوجہ نئے انتظام چالیس فی صدی غیر مسیحی طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جزکشا ؏ سے ؏ تک ہر رکو تول ؏ سے ؏ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

التماس

التماس ہے کہ نورافشاں کا ہر خریدار ایک نیا خریدار دے کر مشکور فرمائے۔

پادری ای۔ ایچ۔ ای ڈائلی صاحب منیجر نورافشاں ایمپرس روڈ۔ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا